سوال

(141) شوہر کا مفقود الخبر ہونے کی وجہ سے بیوی کا دوسرا نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید تقریبا تین سال سے رنگوں رہتا تھا جاپانیوں کے حملے کے سلسلے میں جس وقت بھگدڑ شروع ہوئی زید بھی اسی آدمیوں کے ساتھ آرہا تھا۔ اس کے قافلہ والوں کا بیان یہ ہے چند آدمیوں کو راستہ میں ہیضہ ہوگیا ان چند آدمیوں میں زید بھی تھا۔ قافلہ والوں نے زید کو ہیضہ کی حالت میں مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ غالب گمان یہ ہے کہ زید مرگیا ہوگا ڈیڑھ برس سے زید کا پتہ نہیں ہے زید کی بیوی ہے اور ایک لڑکا اور دو لڑکی ہیں بیوی نے اتنے دن انتظار کیا لیکن اب تک زید کا نہ کوئی خط آیا اور نہ کچھ پتہ چلا۔ اسی درمیان میں زید کی بیوی کا تعلق ایک شخص سے ہوگیا۔ اب وہ اس شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے ایسی حالت میں زید کی بیوی کا نکاح اس شخص سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مفقود الخبر کے متعلق قرآن مجید اور احادیث میں کوئی حکم منصوص نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق کلیةً اہل علم کے اجتہاد سے ہے اس لیے کہ صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کی آراء اس مسئلہ میں مختلف ہیں۔ فقہا مالکیہ نے مفقود کے تمام صورتوں اور اقسام کے احکام اور ان کے شرائط بالتفصیل ذکر کئے ہیں: کمافی مقدمات ابن رشد و شرح الدردیر والبدایة وغیرہا من کتب المالکیة

مفقود الخبر کے بارے میں مالکی کے شرائط کی رعایت کرنے کے ساتھ اجراء احکام میں نافذ الزوج عورت کی عمر اور اس کے ماحول اور اس مدت کا مناسب لحاظ کرنا بھی ضروری ہوگا جس کو حالت انتظار میں گزارنے کے بعد اس نے قاضی کی طرف رجوع کیا ہو۔

صورت مسئولہ میں اگر قافلہ والے جنھوں نے زید کے ہیضہ میں مبتلا ہونے کی خبر دی ہی اگر ثقہ و معتبر ہیں توچوں کہ زید کی موت کا گمان غالب ہے اس لیے اس کی موت کا حکم لگاتے ہوئے عورت کو وفات کی عدت (چار ماہ دس یوم) گزارنے کا حکم دیا جائے وفات کی عدت گزارے نے کے بعد اس کو اختیار ہوگا کہ اس کے ولی کے ذریعہ جس مسلمان سے چاہے نکاح کرلے ہکذا یظہر من کتب المالکیة علی ما فہمت من بعض تفاریعہم

صورت مسؤلہ میں اس لیے بھی چار برس کی طویل مدت انتظار کرنے کی ضرورت نہیں کہ عورت کے مبتلائے معصیت ہونے کا خوف ہی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو معصیت میں مبتلا ہو چکی ہے اور اسلامی نظام حکومت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی مادی طاقت اس کو اس معصیت سے مانع نہیں ہے۔ پس اس کے اخلاق کی حفاظت کے مدنظر مدت انتظار میں تطویل باشبہ خلاف مصلحت ہے ان ضرب الاجل لامراة المفقود انما ہو اذا دامت نفقتہا من مالہ ولم تخش العنت وإلا فلہا التطلیق لعدم النفقة او لخوف الزنا کذا حاشیہ العدوی علی الرسالة والصاوی علی اقرب

المسالک وشرحہ للدردیر

مفقودالخبر کی بیوی اس کے نکاح سے الگ ہونے میں خود مختار نہیں ہے۔اس کے لیے اسلامی حکومت کے مسلمان قاضی کی قضا اورفیصلہ شرط ہے لیکن قاضی اسلام تو ہے نہیں۔اس لیے موجودہ حکومت کے مسلمان حاکم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اگر مسلمان حاکم نہ ہو تو دین دار مسلمانوں کی ایک جماعت (جس میں کم ازکم تین شخص ہوں اور کسی عالم کی رہنمائی میں مقدمہ فیصلہ کریں) کی پنچایت میں معاملہ پیش کرنا چاہیے پنچایت کا فیصلہ قضاء قاضی کے حکم میں ہوگا۔پس صورت مسؤلہ میں عورت کو چاہیے کہ عدالت کی طرف رجوع کرے یا دین دار مسلمانوں کی پنچایت میں اپنا معاملہ پیش کرے پنچایت تحقیق کرکے اس کے شوہر وفات کا حکم لگائے اور اس کو عدت وفات گزارنے کا حکم دے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 285

محدث فتویٰ